

## شب معراج اور سائنس



آج کل ایک جگہ سے دوسری جگہ پر جانے کے لئے موٹر کار موٹر سائیکل جہاز وغیرہ کو بروئے کار لایا جاتا ہے مگر ایک وقت ایسا بھی تھا جب یہ تمام چیزیں ابھی تک کسی کے خواب و خیال میں نہ تھیں، اس وقت لوگ گدھا گاڑیوں اور تیل گاڑیوں کو اپنی سواری کے لئے استعمال میں لاتے اور سز کرتے تھے اسکے علاوہ گھوڑا، اونٹ اور باقی بھی سواری کے لئے استعمال ہوتے رہے ہیں۔ اور ظاہر ہے ہر جانور کی رفتار ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے اس لئے آپ جس سواری کے ذریعے سز کر رہے ہیں اس کی رفتار کے مطابق ہی اندازہ ہوتا تھا کہ آپ مطلوبہ جگہ پر کتنی دیر میں پہنچیں گے۔

ساتویں صدی عیسوی کے دوران عرب میں سز کا ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے وہاں کے لوگوں کو حیران کر دیا، کہ سے یرو ظلم تک کا سز ایک رات میں نہیں ایک گھنٹے میں نہیں بلکہ چند سیکنڈز میں طے کیا گیا، یہ ایک ایسا تاریخ ساز واقعہ تھا کہ تب سے لیکر اب تک اسکی مثال نہیں ملتی کم و بیش ۱۵۰۰ کلومیٹر کا فاصلہ صرف چند سیکنڈز میں طے کیا گیا، حالانکہ تاریخ میں سیکنڈز کا کوئی ذکر نہیں یہ تو یسے صرف مثال کی وضاحت کے لئے لکھا ہے ورنہ اسکو سمجھنا مشکل ہو گا۔

$$\text{Speed} = \left\{ \frac{\text{Distance}}{\text{Time}} \right\}$$

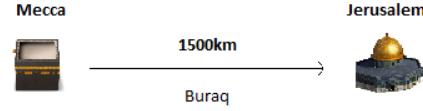
فوکس کے اس فارملا کے ذریعے معلوم ہوتا ہے اگر ۱۵۰۰ کلومیٹر ۲ سیکنڈز میں طے کئے گئے تھے تو یہ ۲۷۵۰۰۰۰۰ (ستائیس لاکھ) کلومیٹر فی گھنٹہ رفتار بنتی ہے، اور اگر یہ فاصلہ ایک سیکنڈ میں طے ہوا تھا تو یہ رفتار وہی ہو کر ۵۳ لاکھ کلومیٹر فی گھنٹہ بنتی ہے، اور اس رفتار سے ہوا میں ایسے سز کرنا جب آپکے سامنے کوئی اوٹ بھی نہ ہو بلکل ہی ناممکن ہے۔ اسکے علاوہ یہ سز صرف اس لئے ہی حیران کن نہیں کہ اتنی تیز رفتاری سے اس دور میں سز کیا گیا جب کسی جدید ٹیکنالوجی کا وجود بھی نہیں تھا بلکہ اصل حیرانگی کی وجہ اس سز کا دو سرا حصہ ہے جو اس دور کی مشہور دریافت (E=mc<sup>2</sup>) کو ہی پیچھے چھوڑ چکا ہے

اسی سفر کا ذکر قرآن پاک میں ان الفاظوں سے آیا ہے

پاک سے وہ (ذات) جو ایک رات اپنے بسندے کو مسجد الحرام (سید مکہ میں واقع ہے) سے مسجد اقصیٰ (سید یروشلم میں واقع ہے) تک جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں لے گیا تاکہ ہم اسے اپنی (مترست کی) نشانیوں دکھائیں۔ لے شک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔

متر آن اذہا

یہ اس سفر کا پہلا حصہ تھا جس میں حضرت محمد ﷺ مکہ سے یروشلم پہنچے آپ ﷺ نے وہاں تمام انبیاء کرام کو نماز ادا کرائی، چونکہ قصہ معراج تو آپ سب نے سنا ہو گا اس لئے بجائے اس کے کہ ہم تفصیل اس پر گفتگو کریں بہتر ہو گا کہ ہم اس سفر کی کچھ خاص باتوں پر گفتگو کریں تاکہ اسکی حقیقت روشناس ہو سکے،



مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کرانے کے بعد آپ ﷺ حضرت جبرئیل کے ہمراہ آسمانوں کی سیر کے لئے روانہ ہوئے وہاں مختلف آسمانوں پر

انبیاء کرام سے ملاقات ہوئی جسکی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے

پہلے آسمان پر (حضرت آدم) سے ملاقات ہوئی

دوسرے آسمان پر (حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ) سے ملاقات ہوئی

تیسرے آسمان پر (حضرت یوسف) سے ملاقات ہوئی

چوتھے آسمان پر (حضرت ادریس) سے ملاقات ہوئی

پانچویں آسمان پر (حضرت ہارون) سے ملاقات ہوئی

چھٹے آسمان پر (حضرت موسیٰ) سے ملاقات ہوئی

ساتویں آسمان پر (حضرت ابراہیم) سے ملاقات ہوئی

اب ہم اس سفر کے دوسرے حصے کو سمجھنے کی کوشش کریں گے جو کہ مسجد اقصیٰ سے شروع ہو کر آسمانوں سے ہوتا ہوا اپس اس دنیا میں ختم ہوتا ہے، اور اس سفر کو سمجھنے کے لئے ہم نوری سال کا حساب مد نظر رکھیں گے۔

### نوری سال کی تشریح

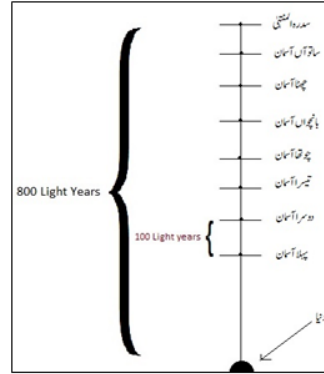
ایک دن میں ۸۶۴۰۰ سیکنڈ ہوتے ہیں اور ایک سال (365 دن) میں ۳۱۵۳۶۰۰۰ (۳ کروڑ ۱۵۳ لاکھ ۳۶ ہزار) سیکنڈ ہوتے ہیں اگر ۳ کروڑ ۵۳ لاکھ ۳۶ ہزار کو ۳ لاکھ سے ضرب دیں گے (سورج کی روشنی ایک سیکنڈ میں ۳ لاکھ کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتی ہے) تو ایک نوری سال بنے گا جو کہ ۹۳۶۰۸۰۰۰۰۰۰۰۰ (۹۳ کھرب ۶۰۸۰ کروڑ) کلومیٹر بنتے ہیں۔

ایک زمینی سال (تقریباً ۳۶۵ دن کا ہوتا ہے)

ایک نوری سال (۹۳ کھرب ۶۰ کروڑ کلومیٹر کا ہوتا ہے)

اب ہم اسی سفر کی ایک خیالی تصویر بنا رہے ہیں تاکہ فاصلے کا محوڑا بہت احساس ہو سکے، اور ساتھ میں یہ بات بھی ذہن میں ہو کہ ہم زمین و

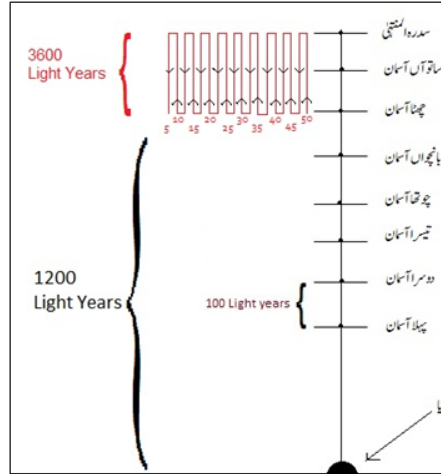
آسمان کے درمیان کا فاصلہ نہیں جانتے لیکن ہے کہ کسی حد تک پاک میں یہ فاصلہ بتایا گیا ہو مگر اس وقت میرے ذہن میں نہیں آ رہا اس لئے ہم فرض کرتے ہیں کہ زمین و آسمان اور ہر آسمان کے درمیان ۱۰۰ نوری سال کا فاصلہ ہے (یہاں پر نور سے مراد سورج کی روشنی ہے) تب اس دنیا سے سدرہ المنتہی تک صرف جانے کا فاصلہ ۸۰۰ نوری سال ہے گا



لیکن چونکہ آپ ﷺ صرف یہ نہیں کہ سدرہ المنتہی تک پہنچے تھے بلکہ آپ ﷺ کو جنت اور جہنم کے مشاہدے بھی کرائے گئے، اور ہر آسمان پر کسی نہ کسی پیغمبر سے ملاقات بھی ہوئی اس میں جو وقت صرف ہوا ہم اس وقت کو چھوڑ کر صرف آنے اور

جانے کا فاصلہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ رفتار کا اندازہ ہو سکے، اور یاد رہے کہ ہم نے ہر دو آسمانوں کے درمیان ۱۰۰ نوری سال فرض کیا تھا لہذا حضرت موسیٰ کے اسرار پر آپ ﷺ بار بار واپس سدرہ المنتہی پر گئے وہ فاصلہ بھی گنا جانے کا جو کہ ۳۶۰۰ نوری سال بنتا ہے، اب ہم ایک اور خیالی تصویر بناتے ہیں جس میں یہ تمام فاصلہ موجود ہو۔

دوسری تصویر میں ہم نے اس دنیا سے پانچویں آسمان تک کا فاصلہ ۶۰۰ نوری سال فرض کیا ہے جو کہ جانے اور پھر واپس آنے پر ۱۲۰۰ نوری سال ہے گا، اور آپ ﷺ چھٹے آسمان سے سدرہ المنتہی تک سفر کرنے کے بعد جب واپس چھٹے آسمان پر تشریف لائے تو وہاں آپ ﷺ کی دوبارہ حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی حضرت موسیٰ کے اسرار پر آپ ﷺ ۵۰ نمازوں میں کسی کے لئے پھر اوپر روانہ ہوئے، اب آپ دوسری تصویر میں دیکھیں تو پہلی سرخ لکیر جسکے نیچے ۵۰ لکھا ہے یہ حضور پاک ﷺ کی دوبارہ واپس جانے کو ظاہر کرتا ہے اور پھر اس کے برابر والی سرخ لکیر جس پر تیر کا نشان بیچے کی طرف ہے یہ چھٹے آسمان کی طرف واپسی کی علامت



ہے اسی طرح سے پھر برابر والی لکیر پر ۳۵ نمازوں میں کسی کے لئے پھر واپسی کے سفر کو ظاہر کرتا ہے اسی طرح سے ۳۰، ۳۵، ۴۰ اور پھر آخر میں ۵۰ کا نمبر آخری پانچ نمازوں کو ظاہر کرتا ہے جو اب ہم فرض ہیں۔ اس طرح سے ۹ بار جانا اور ۹ بار واپس ۱۸۰۰ چکر ہیں اور ۱۰۰ نوری سال کے حساب سے یہ ۳۶۰۰ نوری سال ہے۔ اب ۳۶۰۰ نوری سال اور باقی کا سفر ۱۲۰۰ نوری سال (جو کہ دنیا سے سدرہ المنتہی تک ہے، دیکھئے تصویر ۱) ۵۲۰۰ نوری سال بنتے ہیں۔

اس کھوج سے ہم نے جو فرضی فاصلہ دریافت کیا ہے وہ (4.919616e+16 km) بنتا ہے، اسنے کلومیٹر ۳ یا ۳۱ سیکنڈز کی اسپید سے سفر کرنا کسی انسان کے بس کی بات ہی نہیں، یقیناً یہ تو لا آف نیچر کو ہی تبدیل کرنے والا معاملہ ہو گیا اور لا آف نیچر کو سوائے خدا کے کوئی بھی تا توکلست دے سکتا ہے اور تباہی تبدیل کر سکتا، اسی لئے اس سفر کو اسلام میں معجزہ کے طور پر یاد رکھا جاتا ہے یہ ایک ایسا معجزانہ سفر تھا جو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو ہی نصیب کیا۔ جب یہ واقعہ پیش آیا تو کفار مکہ نے صرف اس لئے انکار کیا کوئی بھی انسان ایک رات میں مکہ سے یروشلیم تک سفر نہیں کر سکتا باقی کا سفر تو آگے سوچ سے ہی بالا تر تھا، لیکن اگر ہم اللہ تبارک و تعالیٰ کی نشانوں کو سمجھنے کی کوشش کریں تو ممکن ہے کہ آہستہ آہستہ ہماری توفیق کے مطابق حقائق سمجھ میں آنے لگیں گے، لیکن اگر تاجی ہو تب بھی ہماری ذہنی وسعت اس قدر بڑھ چکی ہو گی کہ دنیا

معاملات سمجھنا اور حل کرنا بایں ہاتھ کا کھیل بن جائے گا۔

جب مینے یہ مضمون لکھنا شروع کیا تو اس وقت میں صرف یہ جانتا چاہ رہا تھا کہ آیا واقعہ معراج میں جس رفتار کا استعمال ہوا ہے کیا وہ  $(E=mc^2)$  پر پوری اترتی ہے؟ وہ بن میں یہ بات تھی کہ اگر پوری اترتی ہے پھر تو یہ ایک حیران کن بات ہوگی کیونکہ اس فارملا میں جو رفتار مطلوب ہے اگر اس رفتار سے سفر کیا جائے تو انسان انرجی میں منتقل ہو جائے گا مطلب کہ ختم ہو جائے گا، لیکن جب نتیجہ سامنے آیا تو میری عقل ہی دنگ رہ گئی تھی تو وہ نمبر پڑھنے میں ہی نہیں آرہے تھے کہ آیا اسکو کیسے پڑھا جائے کہ  $4.919616e+16$  km کا فاصلہ صرف ۲ سے ۳ سیکنڈز میں طے کیا گیا

مطلوبہ رفتار	حاصل رفتار
300000 km / sec	1.639872e+16 km / sec
	اگر ہم اس کو بھی 100 سے تقسیم کریں تب بھی یہ بہت ہی تیز رفتار ہے جو کہ مطلوبہ رفتار سے کئی گنا زیادہ ہے
	16398720000000 km / sec

حاصل رفتار کو ۱۰۰ سے تقسیم کرنے کے بعد جو نتیجہ سامنے آیا  $163987200000000$  کلومیٹرز فی سیکنڈ، اگر ہم اسکی پرنسٹنگ نکالیں تو وہ مطلوبہ رفتار سے  $54662400000$  پر سینٹ زیادہ ہے۔ یقیناً اب آپکو اندازہ ہوا ہے کہ شب معراج کو کتنا بڑا معجزہ ہوا تھا، حالانکہ اب تک تو ہم صرف اسکی رفتار پر بات کر رہے تھے جبکہ اس معجزے کا ہر پہلو خود ہی ایک معجزہ ہے انشاء اللہ آہستہ آہستہ دوسرے پہلووں پر بھی بات ہوتی رہے گی۔ جزاک اللہ

Article Link <http://www.mirfatehalishah.com/articles/post.php?id=2128>

Join us on facebook <https://www.facebook.com/mirfatehalishah>

[www.mirfatehalishah.com](http://www.mirfatehalishah.com)